B.A Urdu (H) Part-1
Paper-1 (Poetry)
Topic: Nazm Tasweer-E-Dard ki Tashreeh

Notes By:
Dr. Masroor Ahmad Haidri
Department of Urdu,
J.K College, Biraul, Darbhanga

نظم 'تصویر درد' کی تشریح

نظم 'تصویر درد' علامہ اقبالؔ کی مشہور نظم ہے جو کہ ان کے مجموعے کلام 'بانگ درا' سے ماخوذ ہے۔اس نظم کے ذریعے اقبالؔ نے ہندوستانی مسلمانوں کو بیدار کرنے کی کوشش کی ہے۔نظم کا پہلا شعر ملاحظہ کریں۔

نہیں منت کش تاب شنیدن داستاں میری
خموشی گفتگو ہے بے زبانی ہے زباں میری

منت کش: منت کرنے والی

تاب شنیدن: سننے کی ہمت

علامہ اقبالؔ فرماتے ہیں کہ میری کہانی کچھ ایسی المناک ہے کہ یہ سننے کے لائق نہیں ہے بلکہ میری خاموشی ہی میری حالت کو بیاں کرتی ہے۔میرا وجود اور میرے شب و روز میرے الم کے گواہ ہیں۔میں نے زمانہ سے مجبور ہوکر خاموشی اختیار کرلی ہے۔میں پوری کوشش کرر ہا ہوں کہ یہ مسلم قوم انگریز کی غلامی چھوڑ دیں لیکن اس کے باوجود وہ غلامی کے دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں، باہر نہیں آتے اور میں اپنے وطن کے غم میں چپ سادھ چکا ہوں افسوس کہ یہ قوم میرے نالوں سے بیدار نہیں ہوتی میں شدت, غم سے پریشان ہوں کہ شاید یہ ہندوستانی قوم مزید ایک قیامت صغری سے دوچار ہونے والی ہے۔

یہ دستور زباں بندی ہے کیسا تیری محفل میں
یہاں تو بات کرنے کو ترستی ہے زباں میری

نظم چونکہ ہندوستان کے سیاسی اور سماجی حالات کے پس منظر میں لکھی گئی تھی لہذا علامہ اقبالؔ انگریزوں کے جبر کے خلاف آواز اٹھاتے ہوئے کہتے ہیں کہ برطانیہ کے غاصب حکمرانوں نے انسانی آزادی حتی کہ اظہار رائے پر بھی پابندی لگادی ہے اور ہندوستانی عوام سے یہ بھی توقع رکھتے ہیں کہ انکے وفادار رہیں۔

اٹھائے کچھ ورق لالے نے، کچھ نرگس نے، کچھ گل نے

چمن میں ہر طرف بکھری ہوئی ہے داستاں میری

میری درد بھری کہانی کا اثر سارے ہندوستان میں پھیلا ہوا ہے، ہندوستان کا ہر فرد انگریز سامراج کے ظلم کا شکار ہے، کسی کے دل میں گل لالہ جیسا دھبہ ہے کسی کی آنکھ نرگس کے پھول کی طرح نم ہے اور کسی کا دل گلاب کے پھول کی طرح سرخ ہے یوں ہر پھول نے میرے دل کا ورق ورق اپنے دامن میں سمیٹا ہوا ہے۔

اڑا لی قمریوں نے، طوطیوں نے، عندلیبوں نے

چمن والوں نے مل کر لوٹ لی طرز فغاں میری

شاعر نے یہاں پرندوں کا ذکر اور اپنی طرز فغاں کا لٹ جانے کا ذکر کیا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ میری اتباع کرتے ہوئے ادیبوں کا ایک وسیع حلقہ احباب قوم کو بیدار کرنے کے لیے میدان میں اتر آیا ہے اب ہر طرف بیداری کے نعرے گونج رہے ہیں اور ہندوستانی قوم آزادی طلب کر رہی ہے۔

ٹپک اے شمع آنسو بن کے پروانے کی آنکھوں سے

سراپا درد ہوں، حسرت بھری ہے داستاں میری

اے محفل کی شمع تو اپنے موم کے قطروں کو جو تیرے جلنے کی وجہ سے گرتے ہیں انہیں اپنے اوپر فدا ہونے والے پروانوں کی آنکھ سے گرا کیونکہ میں سراپا درد ہوں اور میری داستان ان پروانوں سے بھی زیادہ دردناک ہے جو تجھ پر فدا ہیں۔ دوسرا مفہوم یہ ہے کہ اے ہندوستان کے ادیب تو اپنے چاہنے والوں کو مادر وطن کی آزادی کے نغموں سے بیدار کر دے۔

الٰہی پھر مزا کیا ہے یہاں دنیا میں رہنے کا

حیات جاوداں میری نہ مرگ ناگہاں میری

اے خدا اس دنیا میں رہنے کا کیا مزا ہے جب کہ نہ تو ہمیشہ کی زندگی میرے بس میں ہے اور نا ہی اچانک موت کا ذائقہ میرے بس میں ہے۔

میرا رونا نہیں رونا ہے یہ سارے گلستاں کا

وہ گل ہوں میں خزاں ہر گل کی ہے گویا خزاں میری

میری شاعری میں جو درد و غم پایا جاتا ہے یہ محض میرا رونا نہیں بلکہ ہر ذی شعور کا رونا ہے میں وہ نمایاں پھول ہوں جس کی پژمردگی سارے عالم کی افسردگی اور زوال سے دوچار ہونے کا پتہ دیتی ہے۔

☆☆☆